مشاہدات۔873
ابو سعید حنیف احمد محمود۔ برطانیہ

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت5-7منٹ

# ✿✿✿ تقریر ✿✿✿

# اَلْجِهَادُ خُلُقِيْ(حضرت محمدؐ)

## جہاد میرا خُلق ہے

## (تقریر نمبر16)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان:53)

کہ کافروں کی پیروی نہ کر اور اس (قرآن) کے ذریعہ اُن سے ایک بڑا جہاد کر۔

محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے
محمدؐ جو کہ محبوب خدا ہے
اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شہنشاہ ہر دوسرا ہے

**معزز سامعین!** آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بارے میں بیان فرمودہ 20 خصائل و اوصاف میں سے سولہواں وصف بالفاظ اَلْجِهَادُ خُلُقِيْ یعنی جہاد میرا خُلق ہے مجھے آج بیان کرنا ہے۔ پوری روایت یوں ہے:

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مَیں نے ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ کی سیرت بارے دریافت فرمایا تو آپؐ نے فرمایا کہ:

اَلْمَعْرِفَةُ رَاسُ مَالِيْ وَالْعَقْلُ اَصْلُ دِيْنِيْ ،وَالْحُبُّ اَسَاسِيْ ،وَالشَّوْقُ مَرْكَبِيْ ،وَذِكْرُ اللّٰهِ اَنِيْسِيْ ،وَالثِّقَةُ كَنْزِيْ ،وَالْحُزْنُ رَفِيْقِيْ ،وَالْعِلْمُ سَلَاحِيْ ،وَالصَّبْرُ رِدَائِيْ ،وَالرَّضَاءُ غَنِيْمَتِيْ وَالْعِجْزُ فَخْرِيْ ،وَالزُّهْدُ حِرْفَتِيْ ، وَالْيَقِيْنُ قُوَّتِيْ ،وَالصِّدْقُ شَفِيْعَتِيْ ،وَالطَّاعَةُ حَسَبِيْ ،وَالْجِهَادُ خُلُقِيْ وَقُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ وَثَمْرَةُ فُؤَادِيْ فِيْ ذِكْرِهٖ وَغَمِّيْ لِاَجَلِ اُمَّتِيْ وَشَوْقِيْ اِلٰى رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ

(الشِّفَاءِ لقاضی عیاض بن موسیٰ صفحہ 81)

کہ معرفت میرا سرمایہ ہے اور عقل میرے دین کی بنیاد ہے اور محبت میری اساس ہے اور شوق میری سواری ہے اور ذکرِ الٰہی میرا مونس ہے اور وثوق میرا خزانہ ہے اور غم میرا رفیق اور علم میرا ہتھیار ہے، صبر میری چادر ہے، رضا میری غنیمت اور عاجزی میرا فخر ہے اور زُہد میرا پیشہ اور یقین میری قوت اور صدق میرا شفیع اور اطاعت میرا حسب، جہاد میرا خلق اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے، ذکرِ الٰہی میرے دل کا پھل ہے اور میرا غم میری امت کے لئے ہے اور میرا شوق اپنے رب عزّ و جلّ کی طرف ہے۔

**سامعین!** جہاد، جُہد سے نکلا ہے جس کے معانی کوشش اور جدِ و جُہد کے ہیں۔ لفظ جہد جیم پر زبر کے ساتھ جَھْدٌ اور پیش کے ساتھ جُھْدٌ دونوں طرح مستعمل ہے۔ یہ ایک کثیر المعانی لفظ ہے جس کے لغوی معنی سخت محنت و مشقت (diligent labour & hard work)، طاقت واِستطاعت، کوشش اور جدوجہد کے ہیں۔ یہ کوشش دینی بھی ہوسکتی ہے اور دنیوی بھی۔ مولانا سید سلیمان ندوی صاحب لکھتے ہیں:

”جہاد کے معنی عموماً قتال اور لڑائی کے سمجھے جاتے ہیں۔ مگر مفہوم کی یہ تنگی قطعاً غلط ہے... لغت میں اس کے معنی محنت اور کوشش کے ہیں۔“

(سیرۃ النبیؐ جلد 5 صفحہ 210 طبع اول)

دینی لحاظ سے یا دین کی خاطر جدوجہد کو جہاد کا نام دیا جاتا ہے یا یوں کہہ لیں کہ اصطلاحی معنوں میں دینِ اسلام کی حمایت میں کفار کے خلاف ہتھیار اٹھانا کے ہیں۔ اِسے ہم جہاد بالسّیف کا نام دیتے ہیں جسے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہادِ اصغر سے پکارا ہے۔ اِس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحج آیت 40 میں بیان فرمایا ہے۔ اِس کے علاوہ نفس کے خلاف بھی ایک جہاد ہے یعنی ریاضت کرنا، نفس کو مارنے اور اسلامی طریق کے مطابق اپنے نفوس کو ڈالنا جہاد بالنفس کہلاتا ہے۔ اِس جہاد کا ذکر سورۃ العنکبوت آیت 70 میں ہوا ہے۔ ایک تیسرے جہاد کا ذکر جو قرآن کریم میں ملتا ہے وہ جہاد بالقرآن ہے۔ جس کا ذکر سورۃ الفرقان آیت 53 میں ملتا ہے۔ ایک جہاد بالمال ہے جس کا ذکر سورۃ الانفال آیت 73 میں ہوا ہے۔ ایک جہاد بالقلم جو جماعت کے بہت سے اشاعتی ادارے کر رہے ہیں۔ مشاہدات کے تحت احباب وخواتین بالخصوص نوجوان، بچے اور احمدی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لئے تقاریر کا سلسلہ بھی جہاد بالقلم کہلاتا ہے۔ ایک جہاد، جہاد باللّسان ہے یہ اسلامی تعلیمات کے پرچار کا جہاد ہے جو ہمارے مبلغین، مربیان، معلمین اور داعیان اِلَی اللہ دنیا بھر میں کر رہے ہیں۔ جہاد بالقرآن، جہاد بالنفس، جہاد باللّسان اور اِس سے متعلقہ دیگر جہاد، جہاد اکبر کہلاتے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ سے واپسی پر فرمایا کہ رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ کہ ہم اب جہاد اصغر یعنی تلوار کے جہاد سے جہاد اکبر یعنی قرآن کی اشاعت اور نفس کی اصلاح و تعلیم و تربیت کے جہاد کی طرف جا رہے ہیں۔

خُلُق اچھی عادت، خُو اور خصلت کو کہتے ہیں۔ اِس لحاظ سے اَلْجِهَادُ خُلُقِيْ کے معانی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے آئینہ میں یہ ہوں گے کہ دشمنوں کے مقابل پر اسلام کا دفاع میری گُدّی میں شامل ہے اور اپنے نفس و صحابہؓ کے نفوس کی اصلاح و تعلیم و تربیت میری خصلت میں شامل ہے نیز قرآن کی تعلیمات کی اشاعت میری خُو میں شامل ہے۔ جہاد بالمال، جہاد باللّسان اور جہاد بالقلم کرنا بھی میری عادت رہے گی۔

**سامعین!** اوپر بیان ہونے والے تناظر میں اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو بیان کیا جائے تو ایک طویل وقت چاہئے۔ تاہم وقت کی رعایت اور مناسبت سے اِسے ایک تقریر میں سمونے کی کوشش کرتا ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو مشرکوں کے خلاف اموال، نفوس اور زبانوں سے جہاد کرنے کی ترغیب دلائی کہ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد)

ایک موقع پر آپؐ نے اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ کہہ کر صحابہ کو ہر قسم کے جہاد کی طرف بُلایا۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کون سا (عمل) کام اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے؟۔ آپؐ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر پڑھنا، مَیں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ فرمایا۔ پھر ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا۔ مَیں نے پوچھا پھر کون سا کام؟ فرمایا۔ پھر اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تین باتیں بیان کیں۔ اگر مَیں اور پوچھتا تو آپؐ اور زیادہ بیان فرماتے۔

(بخاری جلد اوّل کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا کہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے برابر بھی کوئی عبادت ہے؟ آپؐ نے فرمایا تم اس عبادت کی استطاعت نہیں رکھتے۔ صحابہ کرامؓ نے یہی سوال بار بار دہرایا۔ آپؐ نے ہر بار فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، تیسری بار فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار ہو، قیام کرنے والا ہو، اللہ کی ہر آیت پر عمل کرنے والا ہو، روزہ اور نماز سے تھکتا یا اکتاتا نہ ہو۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

حضرت ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا اے اللہ کے رسولؐ! لوگوں میں سب سے زیادہ افضل کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ مومن جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ساتھ جہاد کرے۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا پھر وہ شخص جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں کسی گھاٹی میں تنہا بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔

(سنن ابی داوُد جلد دوم کتاب الجهاد)

حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے درمیان مالی قربانی میں سبقت لے جانے کا واقعہ بھی جہاد بالمال کے زُمرے میں آتا ہے جب حضرت ابو بکرؓ اپنے گھر کے تمام مال و اسباب کو ایک گٹھری میں باندھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرنے تشریف لے آئے جس پر آپؐ نے اپنے اِس مخلص اور وفاشِعار سپاہی سے پوچھا کہ گھر اپنے اہلِ خانہ کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو تو حضرت ابو بکرؓ نے جواب عنایت فرمایا کہ اللہ اور اُس کا رسول گھر چھوڑ آیا ہوں۔

(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب ابی بکرؓ)

مالی جہاد کی بات چلی ہے تو تواریخ اسلام میں لکھا ہے کہ صاحب حیثیت صحابہ اپنے غریب اور مفلس صحابہؓ کے لئے جنگوں میں استعمال کے لئے جنگی ساز و سامان، جوتے اور دیگر سامان کے ساتھ مدد کیا کرتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن مدد کرنے والے صحابہ کو جنگ میں شامل سمجھا اور فرمایا کہ جس نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کو ساز و سامان سے تیار کیا تو گویا وہ خود ہی جنگ کے لئے نکلا اور جس شخص نے اللہ کی راہ میں کسی غازی کی اچھی جانشینی کی تو گویا وہ خود بھی جنگ کے لئے نکلا۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر)

**سامعین!** مخالف قوم کے حملوں سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے دعائیں مانگنا بھی جہاد کا حصہ ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آتا ہے کہ آپؐ جب کسی قوم کی طرف سے خطرہ محسوس کرتے تو اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ کی دعا کیا کرتے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے اے اللہ! ہم تجھے اِن کے مقابل پر رکھتے ہیں اور اِن کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 312)

جب غزوہ شروع کر لیتے تو پھر یہ دُعا کرتے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ۔ کہ اے اللہ! تو ہی میرا بازو ہے اور میرا مددگار ہے تجھ سے ہی مدد حاصل کرتا ہوں، تیری ہی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 315)

سپہ سالار اور جرنیل کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ اپنے سپاہیوں کے حوصلے بلند رکھے۔ اُن کی ہمت کو بڑھائے۔ ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صحابہ کے عزم و حوصلے ہمیشہ بلند رکھتے تھے۔ سپاہیوں کے حوصلے بلند رکھنا بھی جہاد کا حصہ ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کو ایک جنگی مہم پر بھیجا۔ وہ میدانِ جنگ سے ڈر کر بھاگ آئے اور ندامت کے باعث مدینہ میں چھپتے پھرے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی تو شرمندگی اور ندامت سے کہنے لگے کہ حضورؐ! ہم بھاگنے والے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تسلّی دیتے ہوئے فرمایا کہ نہیں نہیں! تم تو ٹھکانے پر تازہ دم ہونے، تازہ کُمک حاصل کرنے اور تقویت لینے کے لئے آئے ہو اور اَنَا فِئَتُکُمْ کہ مَیں تمہارا ٹھکانہ، تمہارا مددگار اور تمہاری پناہ ہوں۔

(ترمذی کتاب الجہاد)

جہاد بالسیف کے علاوہ مختلف جہاد کی بات ہو رہی ہے۔ ایک موقع پر مال کی حفاظت کرنے والے کو اپنی جان کی حفاظت کرنے والے کو، اپنے دین و مذہب کی حفاظت اور اپنے اہلِ خانہ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے والے کو شہید قرار دیا۔

**سامعین!** ابھی جہاد باللسان یعنی تبلیغ اور وعظ و نصیحت کی بات ہو رہی تھی۔ غزوہ خیبر پر حضرت علیؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہتے ہوئے لڑنے کی اجازت لی کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم اُن کے صحنوں یعنی اُن کے مدمقابل ہو تو اسلام کی طرف اُنہیں بلاؤ کیونکہ اللہ کی قسم! اگر تمہارے ذریعہ سے ایک آدمی کو بھی ہدایت مل جاتی ہے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے۔

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 342)

پھر فرمایا۔ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

(مسند ابو حنیفہ کتاب الادب)

کہ نیک باتوں کا بتانے والا اِن پر عمل کرنے والے کی طرح ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ناپسندیدہ کام دیکھے تو وہ اُسے ہاتھ سے یعنی طاقت سے بدل دے۔ اگر طاقت استعمال نہیں کر سکتا تو زبان سے ورنہ دُعا ہی کر دے یا فرمایا دل میں ہی بُرا منائے یہ کمزور ترین ایمان ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

اس مضمون کو آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ ایک موقع پر سابقہ انبیاء کے حواریوں اور اُن کے صحابہ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ اُن میں کچھ ناخلف پیدا ہو گئے جو وہ کہتے اُن پر عمل نہ کرتے اور وہ، وہ کرتے تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا۔ جو اِن ناخلف سے ہاتھ سے جہاد کرے، زبان سے جہاد کرے اور اُن کے ساتھ دِل کے ساتھ جہاد کرے وہ مومن ہے اور اِس کے بعد رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں۔

(مسلم کتاب الایمان)

پھر فرمایا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے روکو۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں سخت عذاب سے دوچار کرے۔ پھر دعائیں بھی قبول نہ ہوں گی۔

(ترمذی کتاب الفتن)

آپؐ نے ایک دفعہ اہل کتاب کی طرف بھجوائے گئے صحابہ کے گروہ سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ انہیں کلمہ طیبہ اور اللہ کے رسول کی طرف بلاؤ۔ اگر ایمان لے آئیں تو پانچ نمازوں کی دعوت دینا۔ اگر وہ تسلیم کرلیں تو صدقہ یعنی زکوٰۃ کی فرضیت کا بتانا۔

(مسلم کتاب الایمان)

یہ تمام جہاد ہی ہیں جن کی طرف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو تلقین فرماتے رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡